الرحمٰن کی زیر نگرانی اس کیمپ میں اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے ہیں۔ جو دن رات دعوتی' اصلاحی' تبلیغی و تعلیمی کام سرانجام دیتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کا پیغام گھر گھر پہنچانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ علاقے بھر کی مسجدوں میں دروس کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے اور اہم مقامات پر کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں توحید آباد' بالاکوٹ کالاباغ' ایبٹ آباد شامل ہیں اور اہم سیاحتی مراکز پر تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اور انفرادی دعوت دی جاتی ہے اور باہمی ملاقات میں تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے اور عام لوگوں کو اسلام کی حقانیت اور اس کے سنہری اصولوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ لوگوں میں بات سننے اور صحیح بات کو قبول کرنے کا جذبہ موجود ہے۔

اس پروگرام میں وسعت کی اشد ضرورت ہے اور خاص کر اصلاح احوال' تزکیہ نفس' مشیت الٰہی' عبادات اور قلبی سکون پر مبنی تقاریر' کیسٹیں اگر دستیاب ہوں تو ان مقامات پر تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں اخلاقیات' عبادات' معاملات وغیرہ کے موضوع پر لٹریچر کی بھی اشد ضرورت ہے۔

امسال جامعہ سلفیہ 2 جولائی سے 20 جولائی تک تربیتی کیمپ لگا رہا ہے۔ جس میں مختلف پروگرام مرتب کئے گئے ہیں اور ہمیشہ کی طرح امسال مرکزی کانفرنسیں توحید آباد' بالاکوٹ اور ایبٹ آباد میں منعقد ہوں گی۔ جن کی تفصیل الگ سے دی جارہی ہے۔ دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور اخلاص نیت سے مزید کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ابوالکلام آزاد کا پیغام

عزیزو! تبدیلیوں کے ساتھ یہ نہ کہو کہ ہم اس تغیر کے لئے تیار نہ تھے بلکہ اب تیار ہو جاؤ۔ ستارے ٹوٹ گئے لیکن چاند تو چمک رہا ہے اس سے کرنیں مانگ لو اور ان اندھیری راہوں میں بچھا دو' جہاں اجالے کی سخت ضرورت ہے۔

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم حاکمانہ اقتدار کے مدرسے سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرو اور کاسہ لیسی کی وہی زندگی اختیار کرو' جو غیر ملکی حاکموں کے عہد میں تمہارا شعار رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو اجلے نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آرہے ہیں' وہ تمہارا ہی قافلہ تھا' انہیں بھلاؤ نہیں' انہیں چھوڑو نہیں' ان کے وارث بن کر رہو' اور سمجھ لو کہ اگر تم بھاگنے کے لئے تیار نہیں' تو پھر تمہیں کوئی طاقت بھگا نہیں سکتی۔ آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے' ہم اس کے لئے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔

آج زلزلوں سے ڈرتے ہو' کبھی تم خود اک زلزلہ تھے۔ آج اندھیروں سے کانپتے ہو' کیا یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اجالا تھا' یہ بادلوں نے میلا پانی برسایا ہے تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے اپنے پائنچے چڑھا لئے ہیں۔ حالانکہ حملہ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے' جو سمندروں میں اتر گئے' پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا' بجلیاں آئیں' تو ان پر مسکرا دیئے۔ بادل گرجے' تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصرا اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا۔ آندھیاں آئیں' تو ان سے کہا کہ تمہارا راستہ یہ نہیں ہے۔ یہ ایمان کی جان کنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے' آج خود اپنے گریبانوں سے کھیلنے لگے' اور خدا سے اس درجہ غافل ہو گئے کہ جیسے اس پر کبھی ایمان ہی نہیں تھا۔

عزیزو! میرے پاس تمہارے لئے کوئی نیا نسخہ نہیں ہے۔ وہی پرانا نسخہ ہے' جو برسوں پہلے کا ہے۔ وہ نسخہ جس کو کائنات انسانی کا سب سے بڑا محسن لایا تھا۔ وہ نسخہ ہے قرآن کا' یہ اعلان کہ لا تھنوا لا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

آج کی صحبت ختم ہو گئی۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا' وہ اختصار کے ساتھ کہہ چکا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں۔ اپنے حواس پر قابو رکھو' اپنے گرد و پیش اپنی زندگی خود فراہم کرو۔ یہ منڈی کی چیز نہیں کہ تمہیں خرید کر لا دوں۔ یہ تو دل کی دکان ہی میں سے